در حقِ میرزا فاخرمکین

مسموع شده کہ میرزا فاخر مکین خود را برابر شیخ محمد علی حزیں علیہ‌الرحمہ دانستہ وضعِ نشست و برخاستِ اوشاں پیش گرفتہ خود را در فضل و کمال از اوشاں بہتر می دانند و اکثر اشعارِ اوشاں اصلاح نمودہ اند ، چنانچہ ایں چند بیت حسبِ حال ایشاں بطور مثنوی نظم نمودہ شد :

ایک نقل اس پہ مجھ کو آئی یاد
سچ ہو یا وہ کسی کا ہو ایجاد[1]
ایک ملا بہ عہد شاہ جہاں
نہ تو عالم ہی وہ نہ ہیچ مداں[2]
بین بین اس کو کچھ کچھ آتا تھا
لڑکے مکتب میں وہ پڑھاتا تھا[3]
بسکہ وہ تھا شعور سے معذور
لڑکے اس سے تھے خرّم و مسرور[4]
اس سے دہشت کو تھی نہ دل میں راہ
صحن مکتب تھا ان کا بازی گاہ[5]

---

(۱۳) صرف آ ، ل ، ی ، فو اور بر میں شامل ۔ ن میں موجود نہیں ہے ۔
۱ ۔ ایک نقل آئی ہے مجھے اب یاد (بر) ۔
۲ ۔ نہ تو عالم تھا وہ نہ (بر) ۔
۴ ۔ بسکہ تھا وہ شعور سے معذور (آ) ۔
۵ ۔ صحن مکتب تھا ان کی بازی گاہ (ی ، فو ، بر) ۔ اس کا بازی گاہ (آ) ۔

اک جواں ان میں تھا فہیم و ذکی
مصلحت ان نے لڑکوں سے یوں کی[6]
یارو ہم کھیلے سو طرح کا کھیل
دیکھے ہم نے سبھی وہ بے جا کھیل[7]
کھیل میں اک نیا نکالا ہے
سارے کھیلوں سے وہ نرالا ہے[8]
لڑکے بولے کہ بھائی جی فرماؤ
کیا ہے وہ کھیل تم ہمیں بھی بتاؤ[9]
کہا ان نے کہ بادشاہ و وزیر
لڑکے جو بنتے ہیں صغیر و کبیر[10]
اس میں چنداں تو یارو لطف نہیں
کھیل یہ اس سے خوب تر ہے کہیں[11]
میاں جی کو کسی طرح پھسلاؤ
مل کے شاہ جہان سب ان کو بناؤ[12]
ہنس کے سب بولے ہووے یہ کس طرح
کہا ان نے کہ تم سنو اس طرح[13]
صبح مکتب میں پڑھنے جو آوے
منہ میاں جی کا تک کے رہ جاوے[14]

---

۶ - ایک جو ان میں تھا فہیم و ذکی (آ ، فو ، بر) -

۸ - کھیل اک میں نیا نکالا ہے (ی ، ل) - کھیل اب میں لیا نکالا ہے (فو) -

۹ - یہ شعر نسخہ جات آ ، ل میں نہیں ہے لیکن متن کا تقاضا ہے کہ ہو -

۱۱ - کھیل اس سے یہ خوب تر ہے کہیں (بر) -

۱۲ - میاں جی کو کسو طرح پھسلاؤ (ی) - کسی طرح بہلاؤ (بر ، فو) -

پوچھیں جو کیا ہے دیکھنے کا سبب
کہیے ''قدرت خدا کی دیکھی اب[15]
ہو گئی شب میں آپ کی صورت
کچھ سے کچھ اس میں ہے یہ کیا صنعت[16]
کیا کہوں میں کہ آج کیسی ہے
شکل شاہ جہاں کے جیسی ہے[17]
بحرِ حیرت میں ہوں میں دیکھ کے غرق
سرِ مو کچھ رہا نہ باہم فرق''[18]
پر ہے یہ شرط جاوے جو اُن پاس
کہیے کہا کہا قسم بلا وسواس[19]
تم تو سمجھو ہو اُن کا عقل و شعور
بنیں گے جو بناؤ گے بہ سُرور[20]
مطلب اُن نے جو کچھ کہ ٹھہرائی
لڑکوں سے بات سب وہ بن آئی[21]
نہ رہا اُس کو ، یہ بنا یاں تک
شکل شاہ جہاں کی ہونے میں شک[22]
نہ کہ ٹھہرا یہ اُس کے دل میں خیال
''ہوگا شاہِ جہاں کا جب کہ وصال[23]

---

۱۵ - پوچھیں جو دیکھنے کا کیا ہے سبب (آ) - کہیے قدرت خدا کی دیکھوں ہوں اب (فو ، بر ، ی) -

۱۶ - کچھ سے کچھ حق کی ہے یہ کیا صنعت (بر) - کچھ سے کچھ حق کی ہے یہ کیا قدرت (فو) -

۱۸ - ہوں یہ دیکھ کے غرق (بر) -

۲۰ - ان کی عقل و شعور (بر) - بناؤ گے یہ مرور (ی) -

آس کے ارکاں نہ لا کے تاب فراق
میرے دیدار کے ہو سب مشتاق ۲۴
آویں گے دیکھنے کو میرے گھر
پس مرے واسطے ہے یہ بہتر ۲۵
کہ میں پیدا کروں وہ خصلت و خو
خلق شاہ جہاں سمجھ مجھ کو ۲۶
کرے مجرا ، سلام اور تسلیم
نہ کروں میں فرشتے کی تعظیم" ۲۷
غرض آفاق میں جسے ہو عقل
سمجھے اُن کے مطابق اب یہ نقل ۲۸
بنے یہ شیخ اپنے یوں بہ گماں
جیسے ملا بنا تھا شاہ جہاں ۲۹
شیخ کے سے نہ بخت ہیں نہ کمال
شیخ ہونا انھیں ہے امرِ محال ۳۰

★ ★ ★